

اردو / URDU

II-پرچہ / Paper II

(LITERATURE)

کل مارکس : 250

Maximum Marks : 250

مقررہ وقت : 3 گھنٹے

Time Allowed : 3 Hours

سوالات سے متعلق خصوصی ہدایات

برائے مہرہانی ذیل کی ہر ہدایت کو جواب لکھنے سے پہلے توجہ سے پڑھ لیں
 اس پرچے میں آئندہ سوالات پوچھے جا رہے ہیں جو دو حصوں میں منقسم ہیں۔
 امیدوار کو کل پانچ سوالوں کے جواب دینے ہیں۔

سوال 1 اور 5 لازمی ہیں اور باقی سوالات میں سے تین کا جواب لکھنا ہے مگر ہر حصہ سے کم از کم ایک ایک سوال کرنا ضروری ہے۔
 ہر سوال یا سوال کے حصے کے نمبر اس کے سامنے درج کر دیے گئے ہیں۔
 جواب ہر صورت میں اردو میں ہی لکھے جائیں گے۔

اگر کسی سوال کے جواب کے لیے الفاظ کی تعداد کی شرط لگادی گئی ہے تو اس کی پابندی لازمی ہے۔
 سوالات کے جواب کو ترتیب و ارتیت دی جائے گی، شرط یہ ہے کہ کوئی جواب کاٹ کر مسترد نہ کر دیا گیا ہو۔ اگر کسی سوال کا کوئی حصہ بھی جواب کے لیے منتخب کیا ہے تو اسے سوال کا جواب ہی تصور کیا جائے گا۔ اگر کسی صفحہ یا صفحے کے کسی حصے کو خالی چھوڑنا مقصود ہے تو اسے صفائی کے ساتھ کاٹ کر مسترد کرنا ضروری ہے۔

Question Paper Specific Instructions

Please read each of the following instructions carefully before attempting questions :
There are EIGHT questions divided in TWO SECTIONS.

Candidate has to attempt FIVE questions in all.

Questions no. 1 and 5 are compulsory and out of the remaining, any THREE are to be attempted choosing at least ONE question from each section.

The number of marks carried by a question / part is indicated against it.

Answers must be written in URDU.

Word limit in questions, wherever specified, should be adhered to.

Attempts of questions shall be counted in sequential order. Unless struck off, attempt of a question shall be counted even if attempted partly. Any page or portion of the page left blank in the Question-cum-Answer Booklet must be clearly struck off.

SECTION A

Q1. مندرجہ ذیل اقتباسات کی تشریح مع سیاق و سبق کیجیے اور ان کے ادبی و فنی محسن کا بھی جائزہ لیجیے۔ ہر اقتباس کی تشریح تقریباً 10×5=50 ایک سو پچاس (150) الفاظ پر مشتمل ہو۔

(a)

”جیتے رہو، آفریں، صد ہزار آفریں۔ اردو عبارت لکھنے کا کیا چھاؤ ہنگ پیدا کیا ہے کہ مجھ کو رٹک آنے لگا۔ سنو، دلی کے تمام مال و متناع وزرو گوہر کی لوٹ پنجاب احاطے میں گئی ہے۔ یہ طرز عبارت خاص میری دولت تھی، سو، ایک ظالم پانی پت۔ انصاریوں کے محلے کا رہنے والا لوٹ لے گیا۔ مگر میں نے اس کو بجل کیا۔ اللہ برکت دے۔“

10

(b)

” یہ میری بات سن کر خفا اور بد دماغ ہوا اور جتنا مجھ سے لے کر جمع کیا تھا، سب زمین میں ڈال دیا اور بولابس بابا! اتنے گرم مت ہوا پنی کائنات لے کر رکھ چھوڑو، پھر سخاوت کا نام نہ لجو، سخنی ہونا بہت مشکل ہے۔ تم سخاوت کا بوجھ نہیں اٹھا سکتے۔ اُس منزل کو کب پہنچو گے، ابھی دلی ڈور ہے۔ سخنی کے بھی تین حرف ہیں پہلے ان پر عمل کرو۔ تب سخنی کھلاو۔ تب تو میں ڈرا اور کہا بھلا داتا! اس کے معنی مجھے سمجھاؤ۔ کہنے لگا: س سے سمائی، اور خ سے خوف الٰہی، اور ی سے یاد رکھنا اپنی پیدائش اور مرنے کو۔ جب تک اتنا نہ ہو لے تو سخاوت کا نام نہ لے۔“

10

(c)

” آرام کے بندو! دیکھو، بہت آرام بہت سی خرابیاں پیدا کرتا ہے۔ آرام شاہ کے وزیر اعظم عیش اور نشاط نام دو شخص ہوئے تھے۔ مگر عیش نے دغا کی کیونکہ مرض ایک بڑا غنیم سلطنت کا تھا۔ وہ مدت سے ملک آرام کے درپے تھا چنانچہ مرض نے عیش سے سازش کی اور ایک رات یکایک قلعہ جسم پر کمند ڈال کر شہستان شاہی میں آن پہنچا۔ جب مرض آیا تو آرام گُجا۔ آرام نے دشمن کو بلاۓ ناگہانی کی طرح سر پر دیکھا گھبرائیا اور ناچار بھاگنا پڑا۔“

10

(d)

” مجھے بھی ان منزلوں سے گزرنا پڑا، مگر میں رُکا نہیں۔ میری پیاس مایوسی پر قالع ہونا نہیں چاہتی تھی۔ بالآخر جیرا گنگیوں اور سرگشتوں کے بہت سے مرحلے طے کرنے کے بعد جو مقام نمودار ہوا۔ اس نے ایک دوسرے ہی عالم میں پہنچا دیا۔ معلوم ہوا کہ اختلاف و نزاع کی انہی متعارض راہوں اور اوہماں و خیالات کی انہی گھری تاریکیوں کے اندر ایک روشن اور قطعی راہ بھی

موجود ہے جو یقین و اعتقاد کی منزل مقصود تک چلی گئی ہے اور اگر سکون و طہانیت کے سرچشمے کا سراغ مل سکتا ہے تو وہیں مل سکتا ہے۔ میں نے جو اعتقاد حقیقت کی جستجو میں کھو دیا تھا وہ اسی جستجو کے ہاتھوں پھر واپس مل گیا۔“

10 (e)

”آخر وہ چاندیاں تڑپ تڑپ کر اپنے آپ کو ماہی گیروں کے حوالے کرنے لگیں۔ پھر آسمان پر صوت بجھی کا ٹکراؤ ہوا۔ بادل گر جے، بجلی تڑپی اور یک ایک چھاجوں پانی بر سنبھالنے لگا۔ اس عرصے میں جو گیانے کئی نیلے پیلے، اودے کالے، سردی اور سرمی، دھانی اور چمپی رنگ بدلتے۔ اسے کتنی جلدی تھی لڑکی سے عورت بن جانے کی اور پھر عورت سے ماں ہو جانے کی۔ مجھے یقین تھا کہ اتنی صحت مند لڑکی کے جب بچے پیدا ہوں گے، جڑواں ہوں گے بلکہ تین چار بھی ہو سکتے ہیں، میں انھیں کیسے سنبھالوں گا؟ اور اس خیال کے آتے ہی میں ہنسنے لگا۔“

10

Q2. (a) ”ترجمہ ہوتے ہوئے بھی ’بانغ و بہار‘ میر امن کی خود کی تصنیف معلوم ہوتی ہے، اس خیال کیوضاحت کرتے ہوئے میر امن کے نثری اسلوب کا جائزہ لیجیے۔“

20

(b) ”خطوط غالب کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ غالب نے مراسلہ کو مکالمہ بنادیا“ اس قول کیوضاحت کرتے ہوئے بتائیے کہ کیا واقعی خطوط غالب میں ملاقات کا انداز نظر آتا ہے؟ چند مثالیں بھی دیجیے۔

15

(c) ”نیرنگِ خیال“ کی روشنی میں محمد حسین آزاد کی نشر نگاری کی نمایاں خصوصیات کا جائزہ پیش کیجیے۔

15

Q3. (a) ”غمبارِ خاطر“ کے حوالے سے مولانا ابوالکلام آزاد کے تاریخی شعور کا محکمہ پیش کیجیے۔

20

(b) ”بیدی کے افسانوں کا خاص مرکزو محور عورت اور اس کی نفیات رہا ہے“ اس خیال کے پیش نظر بیدی کے چند نسوانی کرداروں پر گفتگو کیجیے۔

15

(c) ”گؤدان“ پر یہم چند کی ناول نگاری کا نقطہ عروج ہے۔ ”گؤدان“ کی چند اہم خصوصیات کے پیش نظر اس خیال پر تبصرہ کیجیے۔

20

Q4. (a) پر یہم چند نے اپنے ناولوں میں ہندوستان کی اس وقت کی دیہی زندگی کا جو مرقع پیش کیا ہے۔ اس کے چند پہلوؤں کیوضاحت کیجیے۔

(b) اُرود کے داستانوی ادب کی تاریخ میں ”بغ و بہار“ کی مقبولیت کے کیا اسباب ہیں؟ مثالوں سے اس بات کو واضح کیجیے۔

15

(c) بیدی کے افسانے ”لا جونتی“ کا تلقیدی جائزہ اس طرح پیش کیجیے کہ بیدی کی افسانہ نگاری کی اہم خصوصیات سامنے آجائیں۔
15

SECTION B

Q5. درج ذیل شعری حصوں کی تتریح سیاق و سبق کے ساتھ کیجیے اور ان کے شعری محاسن بھی بیان کیجیے۔ ہر حصے کی تتریح
 $10 \times 5 = 50$
ڈیڑھ سو (150) الفاظ پر مشتمل ہو۔

(a)

بہت آرزو تھی گلی کی تری

سو یاں سے لہو میں نہا کر چلے

دکھائی دیے یوں کہ بے خود کیا

ہمیں آپ سے بھی جدا کر چلے

جبیں سجدے کرتے ہی کرتے گئی

حق بندگی ہم ادا کر چلے

پرستش کی یاں تک کہ اے بت تجھے

نظر میں سبھوں کی خدا کر چلے

گئی عمر در بندِ فکرِ غزل

سو اس فن کو ایسا بڑا کر چلے

10

(b)

میں بھولا نہیں تجھ کو اے میری جاں
 کروں کیا کہ ہے مجھ پہ قید گراں
 پر، اس قید میں بھی ترا دھیان ہے
 فقط تیرے ملنے کا ارمان ہے
 تو اپنی جو صورت دکھادے مجھے
 تو اس قیدِ غم سے چھڑا دے مجھے
 نہیں مجھ کو مر نے سے کچھ اپنے ڈر
 یہ غم ہے کہ تجھ کو نہ ہو وے خبر
 تجھے کاش اس وقت میں دیکھ لوں
 جیوں میں، اگر تیرے آگے مر دوں

(c)

رو میں ہے رخشی عمر، کھال دیکھیے تھے
 نے ہاتھ باغ پر ہے، نہ پا ہے رکاب میں
 اُتنا ہی مجھ کو اپنی حقیقت سے بعد ہے
 جتنا کہ وہم غیر سے ہوں یقین و تاب میں
 اصل شہود و شاہد و مشہود ایک ہے
 حیراں ہوں پھر مشاہدہ ہے کس حساب میں
 ہے مشتمل نمود صور پر وجود بحر
 یاں کیا دھرا ہے قطرہ و موج و حباب میں
 شرم اک ادائے ناز ہے، اپنے ہی سے سہی
 ہیں کتنے حباب کہ ہیں یوں حباب میں

(d)

تو شاخ سے کیوں پھوٹا، میں شاخ سے کیوں ٹوٹا
 اک جذبہ پیدائی، اک لذتِ یکتا!
 غواصِ محبت کا اللہ نگہبان ہو
 ہر قطرہ دریا میں دریا کی ہے گہرائی
 اس موج کے ماتم میں روتی ہے بھنوڑ کی آنکھ
 دریا سے اٹھی لیکن ساحل سے نہ تکرائی
 ہے گرمی آدم سے ہنگامہ عالم گرم
 سورج بھی تماشائی، تارے بھی تماشائی
 اے باد بیانی! مجھ کو بھی عنایت ہو
 خاموشی و دل سوزی، سر مستی و رعنائی

10

(e)

دشتِ تہائی میں، اے جانِ جہاں لرزائیں ہیں
 تری آواز کے سائے، ترے ہونٹوں کے سراب
 دشتِ تہائی میں دوری کے خس و خاک تلے
 کھل رہے ہیں ترے پہلو کے سمن اور گلاب
 اُٹھ رہی ہے کہیں قربت سے تری سانس کی آنچ
 اپنی خوشیوں میں سلگتی ہوئی مد ہم مد ہم
 دور، افق پار، چمکتی ہوئی قطرہ قطرہ
 گر رہی ہے تری دلدار نظر کی شبم
 اس قدر پیار سے، اے جانِ جہاں رکھا ہے
 دل کے رخسار پر اس وقت تری یاد نے ہات
 یوں گماں ہوتا ہے، گرچہ ہے ابھی صحیح فراق
 ڈھل گیا بھر کا دن، آبھی گئی وصل کی رات

10

میر حسن نے اپنی مثنوی ”سحر البيان“ میں اس وقت کے لکھنؤی معاشرت کا لازوال مرقع پیش کیا ہے۔ اس خیال کی وضاحت کیجیے۔

15

(a) Q6.

جلوہ ہے مجھی سے لب دریائے سخن پر

صدر نگ مری موج ہے میں طبع رواں ہوں

20

اس شعر کی روشنی میں میر کی شاعری پر اظہار خیال کیجیے۔

15

(c)

غالب کا شاعرانہ مرتبہ معین کرنے میں ”یاد گار غالب“ کی کیا اہمیت رہی ہے؟ تفصیل سے بیان کیجیے۔

20

(a) Q7.

علامہ اقبال کے فلسفہ خودی پر ایک مختصر مضمون لکھیے۔

15

(b)

”فراق کی بیشتر شاعری عشقیہ شاعری کے ذیل میں آتی ہے، آپ کا کیا خیال ہے؟ مفصل بیان کیجیے۔

15

(c)

”فیض کی شاعری میں اشتراکیت اور رومانیت کا خوبصورت امتزاج نظر آتا ہے،“ اس خیال پر بحث کیجیے۔

15

(a) Q8.

”بنتِ لمحات“ کی روشنی میں اندر لا یمان کی نظم گوئی کا جائزہ لیجیے۔

20

(b)

”اقبال نے اردو نظم میں صوری اور معنوی طور پر کیا خوشگوار اضافے کیے ہیں،“ اس بات کی تصدیق میں اپنے خیالات کا اظہار کیجیے۔

15

(c)

”دستِ صبا“ میں شامل فیض کی نظم ”زندان کی ایک شام“ پر تقيیدی تبصرہ کیجیے۔